

سلسلہ موعظہ حسنہ نمبر ۳۲

آدابِ راجہ و راجا

جنوبی افریقہ کے شہر اسٹینگر کا ایک عظمیٰ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

الاختیار
پشاور، کراچی، لاہور، اسلام آباد، بنوں، بہاولنگر، سرگودھا، مظفر گڑھ، فیصل آباد، راولپنڈی، جالندھر، ملتان، گجرات، سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا، آزاد کشمیر، گلگت بلتستان، پاکستان



لاہور آفس: یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

پوسٹ بکس نمبر 2074 لاہور پوسٹ کوڈ نمبر: 5400 فون: 6373310 - فیکس: 042-6370371

فیضِ صحبتِ ابرارِ یہ درِ مجنبتی
مجتہدِ تصدیقِ شریعتِ نازدلی کے
بہ انصافِ دوستوں کی شائستگی
مفتی محمد امجد علی شاہ حکیم عظیم
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

آدابِ راہِ وفا

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم



الاختار ٹرسٹ انٹرنیشنل جرنل



الاختار ٹرسٹ انٹرنیشنل
کراچی • لاہور • اسلام آباد • پشاور • بہاولنگر • بنوں

زیر سرپرستی یادگار خانقاہ امدادیہ شریفیہ • پوسٹ بک نمبر 2074
جامع مسجد قدسیہ، المآل، پٹرنگھڑ، شہر اہل حق، لاہور پوسٹ کوڈ نمبر 54000
فیس: 042-6370371 - 042-6373310



فیضِ صحبتِ ابرارِ یہ درِ جنّت ہے
بہارِ نصیحتِ دوستوں کی شاخ ہے
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبِ دولت برکاتہم
اشاعتِ دعوتِ الحق ۲۸۳

نام و غلط : — آدابِ راہِ وفا
واعظ : — عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبِ دولت برکاتہم
جامع و غلط : — حضرت سید عشرت جمیل نقب پر میر صاحب مدظلہم العالی
تصحیح کتابت : — مولانا محمد یوسف حقانی مدظلہم العالی
کتابت : — قاضی ثار النبی
اشاعت : — جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ
ناشر : — الاختر پرنٹرز سنٹرل (جیٹو) کراچی۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ پشاور۔ بہاولنگر

پٹنے کے پتے

لٹریچر کی ترسیل بذریعہ ڈاک صرف ان پتوں سے ہوتی ہے۔

یادگار خاتقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور
بالتابل چریا گھر شاہزادہ قائد اعظم لاہور
پوسٹ بکس نمبر: 2074 پوسٹ کوڈ نمبر: 54000 فون: 042-6373310
ٹیکس: 042-6370371

انجمن احياء السنہ (جیٹو) فیروز آباد باغ بنہ پور لاہور پوسٹ کوڈ: 54920
042-6861584 - 6551774:

ڈاکٹر عبدالمقیم
خلیفہ مجاز: عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبِ دولت برکاتہم
اشاعت

32 راجپوت بلاک فیروز آباد باغ بنہ پور لاہور فون: 042-6861584-042-6551774

فہرست

صفحہ	عنوان
۵	عرضِ مرتب
۶	طبقہ اہلِ وفا اور طبقہ اہلِ جفا
۶	نافرمانوں سے دوستی کا نتیجہ
۷	مرتدین کے مقابلہ میں اہلِ محبت کی استقامت کی دلیل
۸	آیت مبارکہ میں یُحِبُّونَہُ پر یُحِبُّونَہُ کی تقدیم کا راز
۹	اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کی تین علامات
۹	پہلی علامت : مومنین کے ساتھ تواضع و فنایت کفار کے ساتھ شد
۱۱	دوسری علامت : جہاد فی سبیل اللہ
۱۲	مجاہدہ کی چار اقسام
۱۳	۱۔ رضائے حق کی تلاش میں مشقت اٹھانا
۱۵	تواضع کے حصول اور تکبر سے نجات کا طریقہ
۱۶	ترکیہِ فرض ، خود کو مز کی سمجھنا حرام
۱۷	دورِ حاضر میں منتہائے اولیاء صدیقین تک پہنچنے کا ایک عمل
۱۷	۲۔ دین کی نصرت و اشاعت میں مشقت اٹھانا
۱۸	۳۔ احکامِ الہیہ کی تعمیل میں مشقت اٹھانا۔

صفحہ	عنوان
۱۸	۴۔ اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا غم اٹھانا
۲۰	سُورِ خاتمہ کا ایک عبرت ناک واقعہ
۲۱	گناہ کی تکلیف دہ لذت اور اس کی مثال
۲۱	انکشافِ حضوری حقِ غیر اللہ سے انقطاعِ کامل پر موقوف ہے۔
۲۲	تیسری علامت : ملامتِ مخلوق سے بے خوفی
۲۳	مجاہدہ فی سبیل اللہ کا انعامِ عظیم
۲۴	معیتِ خاصہ کا انکشاف
۲۴	جنت اُدھار ہے مولیٰ اُدھار نہیں
۲۵	جنت میں اللہ تعالیٰ کی لذتِ دیدار کا عالم
۲۵	دُنیا سے آخرت تک اللہ کا ساتھ
۲۷	دُنیا سے خروج نہیں اخراج ہوتا ہے۔
۲۷	تعمیرِ وطنِ آخرت کے لیے ایک سبق آموز حکایت
۲۹	کُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کے بعض عجیب لطائف
۳۰	اللہ والا بننے کا سب سے آسان نسخہ
۳۰	صحبتِ اہل اللہ کی نافعیت



عرضِ مرتب

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

عارف باللہ حضرت مرشدنا و مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب امت برکاتہم
کامیہ و غلطیہ آدابِ راہِ وفا جنوبی افریقہ کے شہر ایننگر میں ۲۶ جمادی الاول
۱۴۱۸ھ مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۹۷ء بروز اتوار بعد مغرب جناب عبدالقادر ڈیسانی
صاحب کے مکان پر ہوا جن کی دعوت پر حضرت والا نے وہاں کا سفر فرمایا تھا۔
ڈربن اور پیٹرمیرز برگ اور دیگر شہروں سے حضرت والا سے تعلق رکھنے والے
علماء و دیگر احباب تشریف لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اہل محبت کی استقامت
اور اہل محبت کی علامات کے منصوص دلائل اور محبت کے آداب شرائط اور حصول
محبت کے طریقے حضرت والا نے اپنے مخصوص انداز کیف و سستی اور در و محبت میں
دوب کر بیان فرمائے کہ سامعین پر وجد طاری ہو گیا۔ وعظ کے بعد بہت علماء کرام
نے اس کی اشاعت کی فرمائش کی چنانچہ جنوبی افریقہ میں ہی اس کو ضبط کر لیا
گیا تھا اور آج ۱۵ شعبان العظم ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۹۷ء بروز منگل طباعت
کے لئے دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ آمین یا رَبَّ الْعَالَمِينَ
بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

احقر نید عشرت جمیل میر عفا اللہ عنہ

یکے از خدام

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب امت برکاتہم
خانقاہ امدادیہ شرقیہ گلشن اقبال ۲ کراچی

آدابِ راہِ وفا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
 الرَّحِيْمِ وَمَنْ يَزِدْكَ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ
 بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَہٗ۔

طبقة اہل وفا اور طبقة اہل جفا | طبقة اہل محبت کے گروہ سے
 اور اہل وفا کے گروہ سے اور

عاشقانِ خداوند تعالیٰ کے گروہ سے الگ ایک طبقة نافرمان ہے جس کو
 اہل تم اہل جفا اور بے وفا کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ وَمَنْ
 يَزِدْكَ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهِ تم میں سے کچھ لوگ اہل جفا اور بے وفا
 نکلے جو اللہ تعالیٰ کو اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسلام کو چھوڑ کر بھاگ
 گئے اور کافر ہو گئے۔

نافرمانوں سے دوستی کا نتیجہ | اور ان اہل تم اور اہل جفا کے برباد
 ہونے کا سبب کیا ہے وہ اس سے

پہلی آیت میں بیان فرمایا کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ
 وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ۔ اے ایمان والو، یہودیوں سے، عیسائیوں سے
 نافرمانوں سے دوستی مت کرو، ان کو اپنا ولی مت بناؤ۔ جو لوگ کسی نافرمان
 کو دوست بناتے ہیں تو اس دوستی کی راہ سے اس کی نافرمانی کے جراثیم

منتقل ہو جاتے ہیں۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ إِنَّ مَوَالَاتِ الْيَهُودِ
وَالنَّصَارَى تَوْبَرُّثُ الْإِسْلَامِ۔ یہود و نصاریٰ کی دوستی ارتداد
کا سبب ہے لہذا نافرمانوں کو دوست بنانا اپنے دین کو تباہ کرنا ہے۔
اور نافرمانوں کی دوستی میں نفس بھی شامل ہے جو لوگ اپنے نفس سے
دوستی کرتے ہیں اور اس کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو جیسے
یہود و نصاریٰ اللہ کی بغاوت پر آمادہ ہیں اسی طرح انسان کا نفس بھی اللہ
کی نافرمانی و بغاوت پر آمادہ رہتا ہے۔ نفس کو نافرمانی پر آمادہ نہیں کرنا پڑتا
کیونکہ یہ تو خود آمّارۃ بالسوء ہے۔

مرتدین کے مقابلہ میں اہل محبت کی استقامت کی دلیل | تو اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ مرتدین بے وفا اور اہل جفا کے مقابلہ میں جلد ایک قوم پیدا کر دے
گا جو اہل وفا ہوں گے فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَ
يُحِبُّونَهُ جن سے میں محبت کر دوں گا اور وہ مجھ سے محبت کریں گے۔
معلوم ہوا کہ بے وفاؤں کے مقابلہ میں اہل محبت کا پیدا کرنا یہ دلیل ہے
کہ اہل محبت بے وفا نہیں ہوتے کیونکہ بے وفا کا مقابلہ با وفا سے ہوتا
ہے۔ اگر بے وفا کے مقابلہ میں بے وفا ہی آئیں تو کیا مقابلہ ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ
کا کلام ہے مرتدین اور بے وفاؤں کے مقابلہ میں اہل محبت کو پیش کر
کے بتا دیا کہ جو مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ اہل وفا ہوتے ہیں اور اہل وفا
مجھ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ محبت بہت عظیم نعمت ہے۔ محبت والا تو

جان دے دیتا ہے لیکن اپنے محبوب کو ناراض نہیں کرتا۔ محبت لغت نہیں
عمل کا نام ہے۔

آیت مبارکہ میں یُحِبُّونَهُ پَرِیْحِبُّهُمْ کی تقدیم کا راز یہاں ایک

سوال ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو پہلے بیان کیا اور اپنے عاشقوں
کی محبت کو بعد میں یُحِبُّهُمْ یعنی اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے وَیُحِبُّونَهُ
اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ

کام بنتا ہے فضل سے اختہ

فضل کا آسرا لگاتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ ہماری محبت کے صدقہ میں تم با وفا بنو گے۔
علامہ آلوسی نے اس سوال کا یہی جواب دیا کہ قَدْ مَرَّ اللَّهُ تَعَالَى مَحَبَّتَهُ
عَلَى مَحَبَّةِ عِبَادِهِ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو اپنے بندوں کی محبت
پر اس لئے مقدم فرمایا تاکہ صحابہ جاں لیں کہ اِنَّهُمْ یُحِبُّونَ رَبَّهُمْ
بِفَيْضَانِ مَحَبَّةِ رَبِّهِمْ کہ یہ اپنے رب کی محبت کے فیضان
کے صدقہ میں مجھ سے محبت کر رہے ہیں اور فرمایا کہ میری محبت کی تین
علامات ظاہر ہوں گی۔ جو لوگ محبت محبت تو کہتے ہیں لیکن محبت اس
وقت تک نہیں جب تک اس میں شدت نہ ہو۔ مولانا شاہ محمد احمد صاحب
پر تاب گڑھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

مَحَبَّتٌ مَحَبَّتٌ تَوَكَّهْتُمْ لَیْکِنْ مَحَبَّتٌ نَّهَیْسٌ جِسْمٌ شَدَّتْ نَہَیْسٌ

اللہ تعالیٰ کے وفادار بندوں کے لئے اشد محبت کی قید ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ۔ اگر بال بچوں کی مال و دولت کی ہمو سوں اور پارے کی محبت شدید بھی ہو تو کچھ حرج نہیں بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اشد ہو، کچھ فیصد زیادہ ہو۔ بال بچوں کی، کاروبار کی، بیوپار کی محبت اگر شدید ہے تو بس اللہ کی محبت اشد ہو۔ ۴۹ فیصد اگر کاروبار کی محبت ہے بس اکیادہ فیصد اللہ کی محبت ہو تو اسے اشد محبت اللہ کی حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کی تین علامات | تو اللہ تعالیٰ نے اہل محبت کی تین علامات بیان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت اس درجہ کی ہم سب کو عطا فرمادیں کہ یہ تین علامات ہمارے اندر بھی آجائیں۔

پہلی علامت

مومنین کیساتھ تواضع و فنائیت کفار کے ساتھ شدت | ا۔ اَذَلَّةٌ عَلَى

الْمُؤْمِنِينَ اَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ یہ ہمارے عاشقین آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نہایت تواضع و خاکساری سے رہتے ہیں لیکن کافروں پر نہایت سخت ہیں اَذَلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ذَلَّ يَذِلُّ كاصلة ہمیشہ لام آتا ہے جیسے ذَلَّ زَيْدٌ نَفْسَهُ لِفُلَانٍ۔ زید نے اپنے نفس کو ذلیل کر دیا فلاں کے لیے لیکن یہاں علی کیوں آیا؟ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ

تعالیٰ نے نحو کے ٹکڑے کے خلاف علی استعمال کیا تاکہ اقوامِ عالم کو معلوم ہو جائے کہ صحابہ رضی اللہ عنہ اپنے نفس کو ذلیل کرنا اس لئے نہیں ہے کہ یہ ذلت کے عادی تھے بلکہ علی نازل کر کے بتا دیا کہ یہ بہت بڑے درجہ کے لوگ ہیں مع علوۃ مراتبہم و مع علوۃ شانہم۔ یہ اپنے نفس کو مٹا رہے ہیں اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے اپنے نفس کو ذلیل کر دیتے ہیں اور اپنے کو کچھ نہیں سمجھتے، اپنے نفس کی اکڑ فوں کو ختم کر چکے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے سامنے بچھا جاتا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دفعہ چوک ہو گئی۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے بلال تم کالے ہو لیکن فوراً تنبیہ ہوتی کہ آج یہ میرے منہ سے کیا نکل گیا۔ فوراً زمین پر لیٹ گئے۔

چوم لیتا ہے فلک بڑھ کے زمیں کو آخر

ہو مبارک کسی عاصی کا پشیمان ہونا

اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ یا سیدی بلال اے میرے سردار بلال اپنے پاؤں سے مجھے روند ڈالو تاکہ میری یہ خطا اللہ تعالیٰ مُعاف فرما دیں۔ یہ ہے اَذَلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لیکن کفار کے ساتھ صحابہ کیسے ہیں؟ اَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ اگر یہ فطرۃ ذلیل ہوتے تو کافروں پر کیوں اشد ہیں۔ معلوم ہوا کہ اپنی فطرت کے اعتبار سے یہ بہت بڑے لوگ ہیں اپنے علو و مراتب و علو و شان کے باوجود یہ اپنے ایمان والے بھائیوں کے سامنے نیچے جاتے ہیں یہ ان کا کمال ہے اور اس میں محبت کی داستان ہے۔ اَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ کا یہ علی پہلے علی کی تائید کر رہا ہے کہ

بہ سبب بُبندی درجات کے صحابہ میں تواضع و خاکساری کی یہ کیفیت ہے۔

دوسری علامت

جہاد فی سبیل اللہ (۲) یُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اللَّهُ كے
راستہ میں یہ لومڑی کی طرح بُزدل نہیں رہتے،

مشقت و مجاہدہ اٹھاتے ہیں استقامت سے بہتے ہیں اور استقامت
ہزاروں کرامت سے افضل ہے اِلَّا سِتْقَامَةٌ فَوْقُ أَلْفِ كَرَامَةٍ۔
ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دین پر استقامت سے رہنا ہزار
کرامت سے افضل ہے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک
خادم جو دس سال سے حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ تھا۔ اس
نے کہا کہ میں نے آپ کے اندر کوئی کرامت نہیں دیکھی حضرت جنید
بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دس سال کے اندر تم نے مجھے اللہ
کی کوئی نافرمانی کرتے ہوئے دیکھا؟ کہا کہ میں نے آپ کے اندر کبھی کوئی
نافرمانی نہیں پائی۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آہ جس جنید
نے دس سال تک اپنے مالک اور مولیٰ کو ایک سانس ناراض نہیں کیا ظالم
تو اس سے بڑی اور کیا کرامت چاہتا ہے؟

اس سفر میں مجھے ایک عظیم نصیب ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ استقامت والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ
کی نافرمانی سے بچتا رہے وَلَا يَرْذُوْهُمُ الشَّعَائِبُ اور لومڑیوں کی
طرح راہِ فرار نہ اختیار کرے۔ سموسہ اور بریانی اور پلاؤ پر دما دم ہاتھ مار رہا ہے

اور جب کوئی شکل آگئی تو اسے اُن کی طرح دیکھ رہا ہے۔ اس وقت اللہ کے رزق کا حق کیوں اس نے ادا نہیں کیا اور میں یہ قسم کہتا ہوں کہ جب یہ لوگ کسی خطرناک بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں تو ان کے وہی معشوق سب سے زیادہ ان کو گالیاں دیتے ہیں اور آپس میں تذکرہ کرتے ہیں کہ اچھا ہوا جو مر رہا ہے، یہ نالائق ہمارے ساتھ منہ کالا کرتا تھا۔ کوئی معشوق دُعا نہیں کرتا کہ اے اللہ تعالیٰ اس پر رحم کر دے بلکہ جب یہ دیکھتے ہیں کہ اب یہ ہمارا کام کا بھی نہیں رہا اور کمزور ہو گیا تو مزید دولالت مار کر بھاگ جاتے ہیں۔ بتاؤ ہے کوئی مصیبت میں کام آنے والا؟ اسی لئے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُذْكُرُوا اللَّهَ فِي الرِّخَاءِ۔ جب خُدا تم کو آرام سے رکھے تو اپنے مالک کو خوب یاد کرتے رہو يَذْكُرْكُمْ فِي الشَّدَاةِ تو تکلیف میں خُدا تم کو یاد رکھے گا۔ جو تم کو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو دُکھ میں اللہ تعالیٰ اس کو یاد رکھتے ہیں۔ ایسے با وفا مالک کو چھوڑ کر کہاں بے وفاؤں پر مر رہے ہو؟

مُجاہدہ کی چار اقسام | اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اهلِ وِفا بننے کے لئے صرف لفظ

مُجْت کا استعمال کافی نہیں ہے، اللہ پاک کی منصوص علامات کو اپنی حالت سے ملاؤ کہ وہ علامات ہم میں ہیں بھی یا نہیں؟ جن سے اللہ تعالیٰ مُجْت فرماتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے مُجْت کرتے ہیں ان میں جو علامات ظاہر ہوتی ہیں ہم دیکھیں کہ وہ علامات ہمارے اندر ہیں یا نہیں؟ يُجَاهِدُونَ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ اللَّهُ تَعَالَى كِي رَاہِ مِیں مُجَاهِدہ کرتے ہیں، غم اٹھاتے ہیں
حلوہ کھانے سے اللہ نہیں ملتا، بلوہ اٹھانے سے ان کا جلوہ ملتا ہے اس
يُجَاهِدُونَ كِي چار تفسیر ہے۔

(۱). رضائے حق کی تلاش میں مشقت اٹھانا
الَّذِينَ يَخْتَارُونَ
الْمُشَقَّةَ فِي

اِبْتِغَاءِ مَرْضَاتِنَا۔ جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے تکالیف اٹھاتے
ہیں مان لیجئے بہت ہی حسین شکل سامنے آگئی تو اس سے نظر بچانے کی
تکلیف اٹھانا برداشت کرتے ہیں جس مالک کے رزق سے آنکھوں میں
روشنی ہے اور ہمیں دکھائی پڑ رہا ہے۔ اگر دس دن کھانا نہ ملے تو کچھ نظر آتے
گا؟ بڑا ظالم ہے وہ شخص بڑوب مرنے کی بات ہے کہ اس مالک کا رزق
کھا کر اس کی مرضی کے خلاف دیکھتا ہے جس نے رزق دے کر آنکھوں کو
روشنی دی ہے اس رزاق کو بے حیاتی سے ناراض کرتا ہے۔ یہ موقع ہے
اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھانے کا۔ دل پر غم اٹھا لو اپنی خوشیوں کو آگ لگا
دو۔ اللہ تعالیٰ کی خوشی کو اپنی خوشیوں پر مقدم کرو۔ مالک کا قانون نہ توڑو اپنا
دل توڑ دو۔ یہ ہے بندہ بادشاہ۔

مولانا رومی صاحبِ قونیہ کی قبر کو اللہ تعالیٰ نور سے بھر دے۔ آج کل
میں مولانا رومی کو صاحبِ قونیہ کہہ رہا ہوں کیونکہ جن لوگوں نے میرے ساتھ
قونیہ کا سفر کیا ہے ان کی کافی تعداد یہاں موجود ہے وہ جانتے ہیں کہ اس
سفر میں کیا لطف آیا تھا صاحبِ قونیہ کہنے سے وہ مزہ یاد آجاتا ہے تو

اگر کوئی حسینِ شکل سامنے آجائے تو صاحبِ قونیہ کا یہ مصرع پڑھ لیجئے کہ۔
امرِ شہ بہتر بہ قیمتِ یا گھر

فرماتے ہیں کہ نظر بچانے کا قانونِ خداوندی زیادہ قیمتی ہے یا یہ حسینِ موتی زیادہ قیمتی جن کی شکل بگڑنے کے بعد تم ان سے گدھے کی طرح بھاگو گے حُضُرُ مُسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ اے ظالمو! اب کیوں بھاگتے ہو؟ اب اس کی قیمت کیوں نہیں لگاتے؟ ان کے کرم کی بدولت ہماری یہ خرمیتیاں ہیں ورنہ اگر اللہ تعالیٰ ایک ایک فرشتہ مقرر کر دیتا کہ جو کوئی کسی حسین کو دیکھے مین جوتے اس کی کھوپڑی پر لگاؤ تو ہر شخص دیکھتا رہتا کہ کس پر جو پڑ رہے ہیں۔ کس قدر رسوائی ہوتی مگر پھر عالمِ غیب رہتا، عالمِ امتحان نہ رہتا۔ مالک کو ناراض کرنا حیا کے بھی خلاف ہے۔ اس مالک کو ناراض نہ کرو جس نے ہمیں وجود بخشا۔ زندگی دی اور توفیقِ بندگی دی۔ مسلمان کے گھر میں پیدا کر کے ہم کو ایمان اور اسلام عطا فرمایا۔ لہذا ایسے مالک کو خوش کرنے کے لئے قانونِ خداوندی کو مت توڑو، اپنا دل توڑ دو۔ میں پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کی زیادہ عظمت ہے یا ہمارے دل کی اور دل توڑنے کی یہ ہمت غافل ہوں اور اللہ والوں کی صحبتِ مطی ہے جب اللہ والوں کے ساتھ رکھی دل توڑنے کی توفیق نہ ہوتی تو بتاؤ پھر کہاں جاؤ گے؟ حیمینوں کے حُسن کو مینڈل نہ کرو ورنہ سر پر انہیں حیمینوں کی سینڈل پڑے گی۔ لہذا اپنا دل توڑ لو ایسے شکستہ دل ہی کو اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے۔ بتائیے اللہ تعالیٰ کا پیار زیادہ قیمتی ہے یا ان سیلاؤں کا؟ جو بندہ اپنا دل توڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ

کی رحمتِ جلالتِ ایمانی کی صورت میں اس دل کا پیار لیتی ہے۔ اس پر میرا ایک اُردو شعر ہے جس کو جب مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سنا تو فرمایا کہ میں سمجھتا تھا کہ تمہارا فارسی شعر ہی درد بھرا ہوتا ہے۔ لیکن آج معلوم ہوا تمہاری اُردو شاعری بھی عجیبِ غریب ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

تیسے ہاتھ سے زیرِ تعمیر ہوں میں

مبارک سب مجھے میری دیرانیاں ہیں

نہ ہم اپنا دل توڑتے نہ اللہ تعالیٰ ہمارے شکستہ دل کی تعمیرِ جلالتِ ایمانی سے فرماتا۔ اللہ تعالیٰ کا وفادار بننے کا آج نسخہ بیان ہو رہا ہے، آج راہِ وفا کے آداب سکھا رہا ہوں آج کی تقریر کا نام آدابِ راہِ وفا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وفادار بندوں کا راستہ دکھا رہا ہوں۔

تواضع کے حصول اور تکبر سے نجات کا طریقہ | جس کا پہلا نمبر ہے کہ تواضع سے

رہو تکبر نہ آنے دو اور اس کا علاج یہ ہے کہ ہم روزانہ اللہ تعالیٰ سے کہیں کہ اے خدا میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المال۔ مال کے معنی ہیں انجام یعنی انجام کے اعتبار سے کمتر ہوں کیونکہ معلوم نہیں کہ خاتمہ کہا ہوتا ہے۔ ابھی ہم کیسے سمجھیں کہ کافر اور جانور ہم سے خراب ہیں یہ تو خاتمہ کے بعد معلوم ہوگا۔ اگر خاتمہ اچھا ہو گیا تو اس وقت یقیناً ہم کافروں سے اور جانوروں سے اچھے ہوں گے اور اگر خدا نخواستہ جس کا خاتمہ خراب ہو گیا تو کافر اور جانور اس سے اچھے ہیں۔ یہ دو

جُملے حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے سکھائے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کرو تو انشاء اللہ تکبر سے پاک ہو جاؤ گے مگر پھر بھی اپنے آپ کو پاک نہ سمجھو۔

تزکیہ فرض خود کو مُزکی سمجھنا حرام | اپنے نفس کو پاک کرنا تو فرض ہے لیکن پاک سمجھنا حرام ہے۔
فَلَا تَذَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ ۚ اِنَّ نَفْسَ الْاِنْسَانِ لَكَاْفٍ ۚ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَاۙ ۚ
صاف نہ سمجھو۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَاۙ ۚ۔ نفس کا تزکیہ تو فرض ہے لیکن مُزکی اور پاک سمجھنا حرام ہے۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ دو جملے میں بھی اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہوں کہ اے اللہ سارے مسلمانوں سے سخت رحمت ہے۔ فی الحال۔ نہ معلوم کس کی کیا ادا اللہ کے یہاں پسند ہو اور میری کوئی ادا اللہ کے یہاں باعثِ سزا ہو گئی ہو اور تمام کافروں اور جانوروں سے میں محنتِ بمل فی المال کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ میرا خاتمہ کیسا ہوگا؟ لہذا کافروں کی تحقیر بھی حرام ہے۔ بیکہ واجبِ تحقیر حرام۔ کفر سے نفرت کرو لیکن کسی کافر کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مرنے سے پہلے وہ کلمہ پڑھ لے۔ مولانا رومی صاحبِ قونیہ فرماتے ہیں۔

ہیچ کافر را بخواری منگرد

کہ مسلمان بودنش باشد امید

کسی کافر کو بھی حقارت سے مت دیکھو کیونکہ ابھی اس کے مسلمان ہونے کی

امید ہے۔ اہل وفا کی دوسری علامت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی **يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ** جس کا پہلا نمبر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے اپنا دل توڑ دے لیکن اللہ کا قانون نہ توڑے۔ کوئی حسین شکل سامنے آگئی تو دل سے کہہ دے کہ اے دل میں تجھے توڑ دوں گا لیکن اللہ تعالیٰ کا قانون نہیں توڑوں گا۔ کیا اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین نہیں ہیں؟ کیا ان کو رحم نہیں آئے گا کہ میرا بندہ میرے لئے کتنا غم اٹھا رہا ہے؟

دورِ حاضر میں غمناک اولیاء صدیقین تک پہنچنے کا ایک عمل | ایسا سالک

اولیاء صدیقین کی خطِ انتہا تک پہنچ جائے گا جو ایک ہی عمل کرے کہ نظر کو کبھی خراب نہ کرے کیونکہ اس زمانہ میں عریانی کی اتنی کثرت ہے کہ نظر بچا بچا کر دل پر اتنا غم آئے گا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو اپنی آغوشِ رحمت میں اٹھائے گا اور اس کو اللہ تعالیٰ ایمان صدیقین عطا فرمادے گا اس کا دل جلوہ گاہِ حق ہوگا، اس میں تجلیاتِ ربانی کی فراوانی ہوگی۔ اس کا قلب اور اس کا ایمان جلا بھٹنا کیاب ہوگا۔ جدھر سے گزر جائے گا کافر کو بھی یقین کرنا پڑے گا کہ کوئی اللہ والا جارہا ہے، اس کے چہرے پر قلب کی تابانی کا اثر ہوگا اور بد نظری کرنے والوں کے چہرہ پر لعنت کا اثر ہوتا ہے **إِنْ لَّحْدَيْتُكَ** اگر توبہ نہ کرے۔ توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی تلافی فرمادیتے ہیں۔

(۲) **دین کی نصرتِ اشاعت میں مشقت اٹھانا** | اور اہل وفا کے راستہ

کا دوسرا نمبر یعنی مجاہدہ کی دوسری قسم ہے الَّذِينَ يَخْتَارُونَ الْمُشَقَّةَ فِي نَصْرِكَ لَا دِينَكَ جُودِينَ پھیلانے کے لئے رات دن غم اٹھاتے ہیں در بدر پھرتے ہیں۔

پھرتا ہوں دل میں درد کا نشتر لیتے ہوئے
صحرا و چمن دونوں کو مضطر کرتے ہوئے

(۳) احکاماتِ الہیہ کی تعمیل میں مُشَقَّت اُٹھانا اور اللہ تعالیٰ کے راستہ کے

مجاہدے کی تیسری قسم ہے الَّذِينَ يَخْتَارُونَ الْمُشَقَّةَ فِي امْتِنَالِ اَوْ امِرْنَا جو اللہ کے احکام بجالانے میں ہر مشقت اٹھالیتے ہیں۔

(۴) اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا غم اُٹھانا اور جو چوتھا مجاہدہ ہے الَّذِينَ يَخْتَارُونَ

الْمُشَقَّةَ فِي الْاِنْهَاءِ عَنْ مَنَا هَيْدْنَا جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کا غم اٹھالیتے ہیں نفس پر غالب ہوتے ہیں یہ نہیں کہ نفس کی کشتی ان پر غالب ہو جائے، نفس کے اشاروں پر ناچنا بڑی ذلت کی بات ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد یاد کر لیجئے کہ اہل وفا اور اہل استقامت ہیں کہ الَّذِي لَا يَدُوْغُ رُوْغَانِ الثَّعَالِبِ جو لومڑی کی طرح راہِ فرار اختیار نہیں کرتے۔ کھانے میں پیش پیش دسترخوان پر کباب اور بریانی سے کم نہ ہو اور ٹھنڈا پانی بھی ہو خوش خوراک، خوش لباس لیکن جب گناہ سے بچنے کا موقع آتا ہے تو لومڑی کی طرح بزدل ہو جاتے ہیں اور حسینوں کا حرام نمک

چکھنے لگتے ہیں۔ یہ نمک حرامی اتنی خبیث عادت ہے جس سے اس کی زندگی ضائع ہو جاتے گی اور یہ صاحبِ نسبت نہیں ہو سکے گا۔ نافرمانی کے ساتھ اللہ کا ولی نہیں بن سکتا اسی نافرمانی میں اگر موت آگئی تو پچھتانے کا کہ وہ شکلیں کیا ہوں وہ یلاتیں کہ صرگتیں جن پر ہم مر رہے تھے؛ اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے، اللہ تعالیٰ نے کُتا اور گدھا تو نہیں بنایا عقل سے سوچو۔

طبیعت کے غلام مت بنو۔ طبیعت پر عقل کو اور عقل پر شریعت کو غالب کرو جو شخص کھاتے خوب اچھا اچھا اور کام میں سُست ہو جائے تو مٹی کا پین دکھائے اسے عرفِ عام میں کہتے ہیں کام چور نوالہ حاضر۔ جب اللہ تعالیٰ نے کام بتایا کہ دیکھو یہاں نظرت ڈالنا تو کہتا ہے کہ میں تو لومڑی ہوں میرے اندر تو ہمت ہی نہیں میں تو ان کالی گوری کو دیکھوں گا جب کوئی حسین شکل منہ آتی ہے تو نبی کی بددعا لَعَنَ اللّٰهُ النَّاْظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اَلَيْهَ مجھے یاد ہی نہیں آتی، قرآن پاک کی آیت یَغْضُوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ مجھے یاد ہی نہیں آتی، اللہ و رسول کے تمام فرمان عالیشان بھول جاتا ہوں لیکن کھانا کبھی نہیں بھولتا۔ مجال ہے کہ کباب پرائی ٹھنڈا پانی اور گرین مرچ میں بھول جاؤں میں وہ عاشقِ شوریدہ سر اور شوریدہ لسان ہوں کہ دسترخوان پر شور مچا دوں گا اگر شور بہ، گرین مرچ اور برفِ کال پانی نہ پاؤں گا۔ دوستو! شرافتِ بندگی ہے کہ اس رزاقِ ناک اور محسنِ حقیقی کا شکر ادا کرو۔ جو ایسی ایسی نعمتیں کھلاتا ہے۔

نظر بچانے میں تھوڑی دیر تکلیف ہوگی۔ لیکن واللہ کہتا ہوں کہ اس مجاہدہ سے دل کو جب نورِ اہلاوتِ ایمانی عطا ہوگی تو اتنا مزہ پاؤ گے کہ دونوں جہاں کا

حاصل پا جاؤ گے۔ جب یلاؤں سے نظر بچا کر مولیٰ کو دل میں پاؤ گے تو کہو گے
کہ اے میرے رب دو جہاں مالک دو جہاں خالق دو جہاں اے میرے
حاصل دو جہاں ہے۔

وہ شاہ دو جہاں جس دل میں آئے

مڑے دونوں جہاں سے بڑھ کے پائے

جس کے دل میں وہ مولیٰ آتا ہے دونوں جہاں کی لذت وہ دل میں پا جاتا
ہے اور ان لعنتی کاموں کے بعد ان نظر بازوں کے سر پر قرآن رکھ کر پوچھو
جو مسلمان ہیں کہ نظر کے بعد قلب میں کیسی ظلمت اور اندھیرا پیدا ہوتا ہے
حلاوتِ ایمانی سے محروم ہوتے۔ لعنتِ شیطانی میں مبتلا ہوتے اور بعد
قربِ رحمانی کی سزا میں گرفتار ہوتے، دل بے کیف ہو گیا۔

سوء خاتمہ کا ایک عبرتناک واقعہ | بعضوں کا خاتمہ بھی خراب ہو گیا
کیونکہ وہ نازک وقت ہوتا ہے

جو دل میں ہو گا وہی منہ سے نکلے گا۔ اگر دل میں مولیٰ ہے تو مولیٰ ہی کا نام نکلے
گا۔ اگر دل میں یلاؤں ہیں تو وہی معشوق یاد آئیں گے۔ علامہ ابن قیم جوزی
رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص کسی حسین شکل کے عشق میں مبتلا ہو گیا
جب مرنے لگا اور اسے کلمہ پڑھایا گیا تو اس نے یہ شعر پڑھا۔

رضاك اشہمی الى فردی

من رحمۃ الخالق الجلیل

اے محبوب تیرا خوش ہو جانا مجھے اللہ کی رحمت سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

نَعُوذُ بِاللّٰهِ۔ کافر ہو کر مرا۔ اس لئے غیر اللہ کو جلدی دل سے نکال دو تاکہ بُرے خاتمہ سے بچ جاؤ۔

گناہ کی تکلیف دہ لذت اس کی مثال | اور گناہ سے کچھ ملتا بھی نہیں۔ گناہ کی لذت کی مثال خارش میں کھجلائے کی سی ہے۔ کسی کو کھجلی کا مرض ہو گیا تو کھجلائے میں مزہ آتا ہے۔ کہتا ہے کہ میری شادی ہو رہی ہے، ولیمہ ہو رہا ہے، دیگیں چڑھی ہوئی ہیں، شامیانہ بھی لگا ہوا ہے اور جب کھجلائے کھجلائے کھال پھٹ گئی، خُون نکل آیا، جلن بڑھ گئی تب کہتا ہے کہ ارے یہ تو بہت تکلیف ہو رہی ہے، میری بیوی بھی مر گئی، ولیمہ کی دیگیں بھی اڑ گئیں اور آندھی ایسی آئی کہ شامیانہ بھی اڑ گیا۔ خارش کا علاج کھجلائے نہیں ہے بلکہ خُون کے فساد کا علاج کراؤ۔ جب خُون سے گندگی اور غلاظت نکل گئی اور کھال اچھی ہو گئی۔ پھر کسی تندرست آدمی کے کھجلاؤ تو کہے گا کہ کیا فضول حرکت کر رہے ہو مجھے تکلیف ہو رہی ہے تو جب دل صحیح ہو جائے گا اور دل کا فساد اور گندگی اور غلاظت پسندی نکل جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے نور سے دل منور رہے گا تو پھر گناہوں کو خود ہی دل نہ چاہے گا۔ ہلکا سا تقاضا ہو گا جیسے مہذب گھوڑا کبھی تھوڑی سی شوخی دکھا دیتا ہے۔ لیکن ایسا نہیں کرے گا کہ آپ کو خندق میں گرا دے۔ اسی طرح نفس میں ہلکا سا تقاضا ہو گا۔ لیکن وہ آپ کو مغلوب نہیں کر سکتا۔

انکشافِ حقِ غیر اللہ سے انقطاعِ کامل پر موقوف ہے | لہذا ان یلاؤں سے

مرنے والی لاشوں سے جان چھڑاؤ۔ بتائیے یہ لیلاتیں بیماری سے آپ کو شفا دے سکتی ہیں؟ روزی دے سکتی ہیں؟ زندگی اور موت ان کے اختیار میں ہے؟ پھر کہاں مرنے والوں پر مرتے ہو۔ میں زیادہ محنت اس پر کر رہا ہوں کہ ہمارا دل ان فانی لیلاتوں سے بچ جائے اور ہم مولیٰ پا جائیں کیونکہ جس دن لا الہ الا اللہ ہو جائے گا تو سارے عالم میں اللہ ہی اللہ ہے۔ یسٰی سے نظر بچاؤ تو سارے عالم میں مولیٰ ہے۔ سمندر اس نے پیدا کیا، پہاڑ اس نے بنائے، سورج اور چاند میں سارے عالم میں اس ہی کا توجہ ہے لیکن لیلاتوں کے عشق سے ہماری آنکھوں میں غفلت کا موتیا اُتر آیا ہے جس کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ نظر نہیں آتا۔ میری یہ بات غور سے سُن لیجئے کہ جس دن ان لیلاتوں سے نجات ملی آپ ایک لمحہ کو اللہ تعالیٰ سے محروم نہیں رہیں گے۔ دوامِ وصل اور وصلِ دوام حاصل ہوگا۔

تیسری علامت

اور اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کی تیسری علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام

ملامتِ مخلوق سے بے خونی

بجالانے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے میں وہ کسی کی ملامت سے نہیں ڈرتے لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَا يُعِيبُ

تفسیر روح المعانی میں ہے کہ لَوْمَةُ واحد ہے لیکن اسم جنس ہے اور اسم جنس میں قلیل اور کثیر سب شامل ہوتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے لَوْمَةُ نازل فرما کر یہ بتا دیا کہ یہ نہ سمجھ لینا کہ لَوْمَةُ واحد ہے بلکہ اسم جنس نازل کر

رہا ہوں جس کے یہ معنی ہوتے کہ میرے عشاق دُنیا بھر کی چھوٹی بڑی کسی قسم کی ملامتوں کی ذرہ برابر پروا نہیں کرتے۔ اسی لئے ہر وقت میری مرضی پر قائم ہیں۔

علامہ آکوسی فرماتے ہیں کہ لَوْمَةٌ یہاں معنی میں لَوْمَاتِ کے ہے لیکن بجائے جمع کے واحد کیوں نازل فرمایا یعنی لومات کے بجائے لَوْمَةٌ کیوں نازل فرمایا؟ اس اشکال کا جواب دیتے ہیں کہ یہ کلام اللہ تعالیٰ کی بلاغت ہے۔ اگر لَوْمَاتِ نازل ہوتا تو کلام میں بلاغت نہ رہتی۔ لَوْمَةٌ اسم جنس نازل کر کے اللہ نے اپنے عاشقوں کا مقام ظاہر فرما دیا کہ میرے عاشق ساری دُنیا کی لَوْمَاتِ کو لَوْمَةٌ وَاحِدًا سمجھتے ہیں، ساری دُنیا کی ملامتوں کے مجموعہ کو ایک ملامت کے برابر سمجھتے ہیں جیسے کہا جائے کہ سارے عالم کے طوفان میرے عاشقوں کے سامنے پانی کا ایک گھونٹ ہیں۔

مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَالْإِنْعَامِ الْعَظِيمِ | تو جس نے یہ چار مجاہدے کر لئے
یعنی يَخْتَارُ ذُنَّ الشَّقَةِ فِي

اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِنَا وَفِي نَصْرَةِ دِينِنَا وَفِي امْتِنَانِ اَوَامِرِنَا وَفِي الْاِتِّهَانِ عَنْ مَنَا هِينِنَا۔ تو کیا انعام ملے گا؟ لَنْصُدِّيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ہم ایسے مجاہدہ کرنے والے بندوں کو ہر وقت ہدایت دیتے ہیں حالاً و استقبلاً اور لام تاکید بانون ثقیلہ کے ساتھ فرمایا اور مُسْبِلٌ فرمایا۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایک راستہ ہدایت کا نہیں دکھائے گا۔ ذرہ ذرہ سے ہدایت دے گا۔ عالم میں جس چیز کو دیکھو گے اس سے ہدایت ملے گی اور تفسیر روح المعانی

میں سُبُلُنَا کی دو تفسیریں کی ہیں سُبُلَ السَّيْرِ إِلَيْنَا اور سُبُلَ الْوُصُولِ إِلَى جَنَّاتِنَا۔ یعنی سیر الی اللہ بھی دیں گے اور سیر فی اللہ بھی دیں گے۔

اور إِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ۔
معیتِ خاصہ کا انکشاف | اللہ تعالیٰ کی معیتِ خاصہ بھی ملے گی۔

قلب کو حق تعالیٰ کا قرب خاص منکشف ہو جائے گا تو پھر آپ کا ایمان عقلی استدلالی موردِ ثقی ایمانِ ذوقی حالی اور وجدانی سے بدل جائے گا۔ آپ کا دل محسوس کرے گا کہ میرے دل میں اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
 وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَتَشَوَّيْ بِهٖ فِي النَّاسِ۔ ہم اپنے عاشقوں کو ایک نور دیتے ہیں کہ سارے عالم میں جہاں جاتے ہیں اس نور کو لے پھرتے ہیں۔
 لیلیٰ سے نجات پا کر سارے عالم میں اپنے مولیٰ کو دل میں لے پھرتے ہیں۔

جنت اُدھار ہے، مولیٰ اُدھار نہیں | بعض لوگ کہتے ہیں کہ لیلیٰ تو نقد نظر آتی ہے

لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جنت تو اُدھار، مولیٰ اُدھار نہیں ہے۔ تمہارا مولیٰ نقد ہے۔ بس لیلیٰ سے نظر پچا تو میری لذتِ قرب کو اسی وقت دل میں نقد پا لو گے، میری معیتِ خاصہ کو تم اسی لمحہ دل میں محسوس کرو گے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ۔ میں تو ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں لیکن تم خود غیروں کے عشق میں مبتلا ہو کر مجھ سے دور ہو جاتے ہو۔ لیلالوں کو دل سے نکالو پھر مجھے نہ پاؤ تو کہنا۔ ارے سارے عالم کی لیلالوں کو، بادشاہوں کے تخت و تاج کو اور تمام لذات کو بھول جاؤ گے۔ اپنے قلب میں مولیٰ کو پا

جاؤ گے۔ جنت اُدھار ہے تمہارا مولیٰ اُدھار نہیں ہے اسی لئے وَلَمَن
خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ کِی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر
کی کہ جو گناہ سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کو دو جنتیں ملیں گی
جَنَّةٌ فِی الدُّنْیَا بِالْحُضُورِ مَعَ الْمَوْلٰی دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی حُضُوری
اس کے قلب کو نصیب ہوگی ہر وقت اپنے مولیٰ کے ساتھ رہے گا ایک
لحہ بھی غافل نہیں ہوگا۔

پھرتا ہوں دل میں یار کو مہماں کتے ہوتے
روستے زمیں کو کوچہ جانناں کتے ہوتے
سارا عالم اس کے لئے کوچہ محبوب ہوگا۔ یہ ہے مولیٰ کی نقدِ حُضُوری۔
جنت میں اللہ تعالیٰ کی لذتِ دیدار کا عالم | اور دوسری جنت
ہے جَنَّةٌ فِی

الْعُقْبٰی بِیْلَقَآءِ الْمَوْلٰی جب ان آنکھوں سے مولیٰ کا دیدار ہوگا اس
وقت آنا مزہ آئے گا کہ دُنیا کی تمام لیلاتیں اور جنت کی تمام حوریں یاد نہ
آئیں گی جب اللہ کو دیکھیں گے تو تمام حوریں، لیلاتیں مع جنت کے
سب غائب ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی لذتِ دیدار کے سامنے کچھ یاد
ہی نہ آئے گا۔

ترے جلوؤں کے آگے ہمتِ شرحِ دیاں رکھ دی
زبانِ بے نگہ رکھ دی نگاہِ بے زباں رکھ دی
دُنیا سے آخرت تک اللہ تعالیٰ کا ساتھ | بس آج کا مضمون یہی
ہے کہ ایک دُن مرنا

ہے، یہاں سے روانہ ہونا ہے۔ بتاؤ اس دن قبر میں کارِ مبارک جائے گا؟
 بیوپار جائے گا؟ رین قبر میں جائے گا؟ ییلا میں جائیں گی؟ سموسہ پاڑ جائے
 گا؟ بیوپار جائے گا؟ صرف دو گز کفن ساتھ جائے گا۔ لہذا زمین کے
 اوپر تھوڑی سے محنت کر کے مولیٰ کو حاصل کر لو تو وہ مولیٰ پھر ہر جگہ ساتھ ہے
 گا۔ زمین کے نیچے، عالمِ برزخ میں، میدانِ قیامت میں اور جنت میں اللہ
 تعالیٰ ساتھ ہوگا کبھی اکیلے نہیں رہو گے، چین سے رہو گے اور جن پر
 مر رہے ہو وہ جیتے جی نظر نہیں آئیں گے۔ جب نزع کا عالم طاری ہوتا
 ہے اور بڑے بڑے لوگوں کو آکھن دی جاتی ہے، موت کی غشی میں کوئی
 اپنے بیوی بچوں کو نہیں پہچانتا تو ییلاؤں کو کیا پہچانے گا؟ اگر وہ ابھی
 جائیں اور کہیں کہ حضور آپ ہمارے لئے بے قرار، اشکبار اور اختر شمار
 تھے، ہماری یاد میں راتوں کو تارے گنا کرتے تھے تو اسے کچھ نظر ہی نہیں
 آئے گا، کان ان کی آواز کو بھی سننے سے قاصر ہوں گے۔

قضا کے سامنے بے کار ہوتے ہیں حواسِ اکبر
 ٹھلی ہوتی ہیں گو آنکھیں مگر بسنا نہیں ہوتیں

اور میرا شعر ہے۔

آ کر قضا باہوش کو بے ہوش کر گئی
 ہنگامہ حیات کو خاموش کر گئی

اور میرا ایک شعر اور ہے جس کو حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی
 رحمۃ اللہ علیہ نے بہت پسند فرمایا تھا۔

یوں تو دُنیا دیکھنے میں کس قدر خوش رنگ تھی
قبر میں جاتے ہی دُنیا کی حقیقت کھل گئی

دُنیا سے خروج نہیں اخراج ہوتا ہے | اس سفر میں جو ہاں برگ
میں ایک عظیم علم عطا

ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کا بلاوا آئے گا اور اس دُنیا سے روانگی ہوگی تو آپ
کا کتنا ہی شاندار مکان ہو آپ کا اس مکان سے خروج نہیں اخراج ہوگا یعنی
نکلیں گے نہیں نکالے جائیں گے اور نکالنے والے کون ہوں گے؟ یہی
اپنے بیوی بچے جن پر ہم مر رہے ہیں جن کے لئے ہم حلال و حرام کی تمیز
نہیں کرتے وہی کہیں گے کہ ابا کو جلدی سے گھر سے نکالو کہیں لاش سڑ نہ
جاتے۔ آہ! ایک دن آنے والا ہے جب اپنے شاندار مکانوں سے
ہم نکلیں گے نہیں نکالے جائیں گے لیکن جن کے دل میں مولیٰ ہے۔
وہ بڑے مزے میں جائیں گے ہنستے ہوئے مسکراتے ہوئے کہ الحمد للہ مکانِ اَدب
کا دوبار تو چھوٹ رہا ہے لیکن ہم اپنے مولیٰ کو ساتھ لے کر جا رہے ہیں۔

تعمیرِ وطنِ آخرت کے لئے ایک سبق آموز حکایت | ایک بہت احمق
اور بے وقوف

لوگوں کی بستی تھی۔ وہ اپنے بادشاہ کا انتخاب قابلیت پر نہیں کرتے تھے
بلکہ جو راستہ میں مل گیا اس کو بادشاہ بنا دیا اور سال دو سال کے بعد اس
بادشاہ کا منہ کالا کر کے گدھے پر بٹھا کے ایک بہت بڑے جنگل میں پھینک

آتے تھے اور وہ راستہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے مرجاتا تھا۔ ایک دفعہ اسی طرح ایک آدمی کو پکڑ لیا اور کہا کہ آپ کو بادشاہ بنانا ہے کیونکہ ہمارا بادشاہ کل ہی جنگل باشی بنایا گیا ہے یعنی جنگل کا باشندہ بنایا گیا ہے۔ وہ آدمی عقلمند تھا اور سوچ رہا تھا کہ کیا بات ہے کہ یہاں ایسی سستی بادشاہت ہے؟ کچھ دال میں کالا ضرور ہے۔ اس نے چند لوگوں کو اپنا ہمراز بنایا۔ انھوں نے اس کو بتایا کہ چند سال کے بعد آپ کا منہ کالا کیا جائے گا اور آپ کو گدھے پر بٹھایا جائے گا اور جنگل باشی بنا دیا جائے گا۔ اس بادشاہ نے سوچا کہ یہ تو بڑی خطرناک بادشاہت ہے۔ اس نے کیا کیا کہ اپنی سلطنت کے زمانہ میں اس جنگل میں ایک نہایت شاندار مکان بنایا، باغات لگائے، بکریاں اور گائے پال لیں اور تالاب بھی بنالیا یعنی اپنے عیش کا تمام سامان مہیا کر لیا۔ پھر جب دو تین سال کے بعد ان پاگلوں کا دماغ خراب ہوا، پاگلوں کی بادشاہت ایسی ہی ہوتی ہے اس پر ایک لطیفہ یاد آیا۔ ایک وزیر اعظم نے پاگل خانے کا معائنہ کیا اور ایک پاگل سے کہا کہ مجھے جانتے ہو میں کون ہوں؟ پاگل نے کہا کہ بتائیے۔ کہا کہ میں وزیر اعظم ہوں۔ پاگل بولا کہ جب ہم پاگل خانے سے باہر تھے تو ہم بھی یہی کہا کرتے تھے۔ اب آپ یہاں آگئے ہیں، کچھ دن بعد ٹھیک ہو جائیں گے۔

لہذا جب ان پاگلوں کا دماغ خراب ہوا تو اس بادشاہ کو بھی انھوں نے گدھے پر بٹھایا تو وہ بجائے رونے کے ہنس رہا تھا کیونکہ اس نے اپنے جنگل کو آباد کر لیا تھا اور وہ سمجھ رہا تھا کہ وہاں جا کر عیش کروں گا۔ اس قصہ میں یہ سبق دیا

گیا ہے کہ آخرت میں جہاں ہمیشہ کے لئے جانا ہے اس آخرت کو بنا لو نماز سے روزہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سے نظروں کو بچا کر تقویٰ کا غم اٹھا کر پھر مولیٰ دل میں ہو گا اور آخرت آباد ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ روح نکلنے سے پہلے ہی جنت دکھا دی جائے گی۔ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ اَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبَشِّرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ۔ اس لئے ادویاء اللہ خوش خوش جاتے ہیں بتاتے دنیا سے ڈپارچر (روانگی) میں کسی کو شک ہے؟ لیکن حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آج کل دل کمزور ہیں موت اور قبر کے مراقبہ سے جس کا دل گھبراتا ہو اس کو موت کا مراقبہ نہ کراؤ بلکہ یوں کہو کہ اس دنیا کی عارضی زندگی کا جنت کی دائمی زندگی سے مصافحہ ہونے والا ہے۔ درمیان سے موت کو نکال دیجئے جس کے خیال سے کسی کا دل گھبراتا ہو۔ بس میری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ لیللاؤں سے جان چھڑاتے رہو اور مولیٰ سے دل و جان چپکاتے رہو۔ اسی کو سیکھنے کا نام شعبۂ تزکیۂ نفس ہے اور سکھانے کی جگہ کا نام خانقاہ ہے۔ بس خانقاہ اور پیری مریدی مرشدین اور بزرگوں کی صحبت کا حاصل بلکہ پورے اسلام اور ایمان اور احسان کا حاصل یہی ہے کہ غیر اللہ سے جان چھڑاتے رہو اور مولیٰ سے اپنے قلب و جان کو چپکاتے رہو۔ اگر گوند میں نمی ہو یعنی محبت کم ہو تو فوراً کسی اللہ والے سے رابطہ کرو۔ ان شاء اللہ دائمی خوشی نصیب ہوگی۔

کُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کے بعض عجیب لطائف اللہ تعالیٰ نے

كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ نازل کر کے بتا دیا کہ ابھی فوراً تم صدیقین متقیین بننا تو مشکل ہے لہذا ابھی تم کسی صادق متقی اور ولی کے پاس رہ کر دیکھو اتنا چین پاؤ گے کہ تمہاری عقل میں خود سلامتی و روشنی آجائے گی کہ جب اللہ والوں کے پاس بیٹھنے سے اتنا سکون ملا تو جب ہم خود اللہ والے ہو جائیں گے تو ہمارے سکون کے عالم کا کیا عالم ہو گا؟ ان کی صحبت سے تمہیں خود اللہ والا بننے کا متقی بننے کا شوق پیدا ہو جائے گا۔ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کے یہ عجیب لطائف اس وقت سمجھ میں آئے۔

اللہ والا بننے کا سب سے آسان نسخہ | بس اللہ والا بننے کا سب سے
 کے ساتھ رہو۔ کسی مرض کے علاج کی ضرورت ہی نہ رہے گی؛ شیخ کامل کی صحبت ہر مرض کا علاج ہو جاتی ہے۔

اے تو افلاطون جالینوس

اے دولتے نخوت و ناموس

سب امراض کی دوا اللہ والوں کی صحبت ہے۔ جیسے شملہ پہاڑی پر رہنے سے ہی پھیپھڑے کا زخم اچھا ہو جاتا ہے کسی اللہ والے کے ساتھ رہو تو ریا و تکبر، غفلت و شہوت وغیرہ سارے امراض اچھے ہو جائیں گے۔

صُحْبَتِ اِہْلِ اللّٰہِ کی نافعیت کی دلیل منقول | قسمت بدل جاتی ہے کیونکہ ساری

بیماری کا سبب شقاوت ہے اور بخاری شریف کی حدیث ہے لَا یَشْقٰ

جَلِيسُهُمْ۔ جو اللہ کے پیاروں کے ساتھ رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی شقاوت کو سعادت سے بدل دیتے ہیں نصیب جاگ جاتے ہیں بد قسمت خوش قسمت ہو جاتا ہے۔ جب قسمت اچھی ہو جائے گی تو کوئی روحانی بیماری کیسے رہے گی؟ جو بھی اللہ والوں کے ساتھ رہتا ہے آہستہ آہستہ اللہ والا بن جاتا ہے۔ لیکن اللہ والا بننے کا ارادہ بھی کرنے کیونکہ اگر پائلٹ کا رڈ کا پائلٹ کے ساتھ تو رہتا ہے لیکن جہاز چلانا سیکھتا نہیں ہے آنکھ بند کئے سوتا رہتا ہے تو کیا وہ پائلٹ بن جاتے گا؟ لہذا اللہ والوں کے ساتھ رہو تو یہ ارادہ بھی کر دو کہ ہمیں اللہ والا بننا ہے۔ کچھ محنت کر دو کچھ غم اٹھاؤ۔ اللہ قیمتی ہے اللہ کا راستہ قیمتی ہے اس راہ کا راہبر یعنی شیخ قیمتی ہے اس راستہ کا راہر قیمتی ہے اس راستہ میں نظر بچانے میں جو غم آئے گا وہ قیمتی ہو گا یا نہیں؟ میں تو کہتا ہوں کہ نظر بچانے میں جو غم آئے اس کو ایک ترازو میں رکھو اور سارے عالم کی خوشیاں دوسری طرف رکھ لو تو سارے عالم کی خوشیوں سے یہ غم عظیم المرتبت ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے راستہ کا غم ہے۔ اگر ایک کاٹا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں چھب جائے اس کو ترازو کے ایک پڑے میں رکھو اور دوسری طرف سارے عالم کے پھول لکھ دو تو یہ کاٹا سارے عالم کے پھولوں سے عظمت میں بڑھ جائے گا۔

راہِ حق کا ہر ایک خار اختر

ریشمِ ریحان و سنبل و سوسن

یہی بات اگر ہم سیکھ لیں تو اللہ تعالیٰ کا راستہ آسان ہے۔ بتائیے صحابہ شہید ہو گئے لیکن اللہ کو ناراض نہیں کیا اور افسوس ہے کہ گردن کٹانا اور شہادت

لینا تو درکنار ہم آج اپنی معمولی سی حرام خوشیوں کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔
 بس آخر تک یہی فریاد ہے کہ حرام خوشیوں کو آگ لگا دو۔ اللہ تعالیٰ
 ایسی مستی ایسی دائمی خوشی ایسی لذتِ قرب دیں گے کہ دنیا ہی میں جنت سے
 زیادہ مزہ پا جاؤ گے۔ کیونکہ خالقِ جنت جب دل میں ہوگا تو دنیا ہی میں
 جنت سے زیادہ مزہ نہ آئے گا؟ کہاں جنت کہاں خالقِ جنت؟ یہ خیالی
 پلاؤ نہیں ہے حقیقت عرض کر رہا ہوں۔ ذرا عمل کر کے تو دیکھو۔ اگر یہ مزہ نہ
 پاؤ تو کہنا۔

وہ شاہِ دو جہاں جس دل میں آئے

مرنے دونوں جہاں سے بڑھ کے پاتے

بس اب الفاظ ساتھ نہیں دے رہے ہیں اس غیر محدود ذات کی لذتِ قرب
 کو ہماری محدود لغتِ احاطہ میں لانے سے قاصر ہے بس دعا کرتا ہوں کہ اللہ
 تعالیٰ عمل کی توفیق دے اور ہم کو جذبِ فریالے اگر ہم ان کے نہ بھی بننا چاہیں
 تو بھی اپنے جذبِ کرم سے ہمیں اپنا بنالے اور ہمیں توفیقِ عطا فرما دے کہ
 ہماری زندگی کی ہر سانس ان پر فدا ہو اور ایک سانس بھی ہم ان کو ناراض نہ کریں۔
 وَاحْزِرْ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّى
 اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ
 بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

